شرک کی اقسام اور اُن کا حکم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد صاحب
مفتی جامعہ مدنیہ لاہور

امداد الاحکام جلد اوّل میں " نہایۃ الادراک فی اقسام الاشراک " کے نام سے ایک مضمون ہے جو اگرچہ بہت وقیع ہے لیکن اس سے صحیح فائدہ اہلِ علم ہی اُٹھا سکتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس مضمون کو ترتیب کے ساتھ اور وضاحتوں کے ساتھ عام فہم کردیا جائے تاکہ کسی کی تکفیر میں غلو و مبالغہ سے کام نہ لیا جائے۔

قرآن پاک میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ (بلاشبہ اللہ اس کو معاف نہیں کریں گے کہ اُن کے ساتھ شرک کیا جائے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس شرک کی کیا حقیقت ہے اور آیا اس شرک کے کوئی درجے بھی ہیں کہ ان میں سے کسی پر بالکل نجات نہ ہو اور کسی درجہ میں شرک کے باوجود نجات ہو سکتی ہو؟ اور ایک تو بزرگوں کی قبروں کو خاص نیت و اعتقاد کے ساتھ سجدہ کرنا حاجت مانگنا ہے یا ان پر حلوہ شیرینی وغیرہ چڑھانا ہے دوسرے بتوں یا پیپل کے درخت کو اسی نیت و اعتقاد کے ساتھ سجدہ کرنا حاجت مانگنا یا اُن پر حلوہ وغیرہ چڑھانا ہے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بزرگوں کو تو چونکہ اللہ کے ہاں مقبولیت حاصل ہے اس لیے اُن کے ساتھ مذکورہ بالا معاملہ کرنے کے باوجود نجات ہو جائے اور بتوں اور پیپل کے ساتھ وہی معاملہ نجات کے منافی ہو؟

جواب

اس کی تفصیل یہ ہے کہ شرک کے دو درجے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی الوہیت یعنی اس کی خُدائی میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔ دوسرے خُدائی میں تو شریک نہ ٹھہرائے لیکن کچھ چیزیں کہ اُن کا اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہونا قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت ہے ان میں دوسرے کو شریک کرنا۔

پہلے درجہ کا شرک تو کبھی بھی معاف نہ ہوگا کیونکہ وہ حقیقی شرک ہے کہ خُدا کی خُدائی میں شریک ٹھہرایا ہے اور چونکہ اس کے مرتکب نے خُدا تعالیٰ کو اس طرح سے نہیں مانا جیسے ماننا چاہیے تھا اس لیے اس کا خُدا کو ماننا نہ ماننے کے برابر ہُوا اور یہ شخص کافر ٹھہرا۔ اس درجہ کو ہم کُفریہ شرک کا نام دیتے ہیں۔

دوسرے درجہ میں چونکہ حقیقتاً خُدائی میں شریک نہیں ٹھہرایا اس لیے اس کا مرتکب کافر نہیں اور اس کو دائمی عذاب نہ ہوگا لیکن چونکہ شرک تو ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصیات میں شریک ٹھہرایا ہے لہٰذا اس کے دو اثر ہوں گے۔ ایک یہ کہ یہ شخص اہلِ سُنّت وجماعت سے خارج ہوگا کیونکہ اُس نے اُن کے خلاف عقیدہ اختیار کیا۔ دوسرے آیت ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرك به کے بموجب اگر توبہ کیے بغیر مرگیا تو اس پر اس کو سزا ضرور ہوگی لیکن دائمی نہیں ہوگی اور بالآخر نجات ہو جائے گی۔ اس درجہ کو ہم فسقیہ شرک کہتے ہیں۔

آگے ان دو درجوں کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

شرک کا پہلا درجہ : کُفریہ شرک

اس کی مندرجہ ذیل صُورتیں ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانا مثلاً دو یا زائد خُدا ماننا جیسے عیسائی یا مجوسی مانتے ہیں۔

۲۔ جو صفات اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہوں ان میں کسی کو شریک ٹھہرانا مثلاً

الف۔ اللہ تعالیٰ کی صفت علم غیب میں شریک ٹھہرانا یعنی کسی بندے کے لیے وہ صلاحیت ماننا جس سے وہ کسی بھی بات کو کسی بھی واسطہ اور ذریعہ کے بغیر جان سکے خواہ یہ عقیدہ ہو کہ اس بندے کو وہ صلاحیت ازخود حاصل ہے یا اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاصل ہے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت وتصرف میں شریک ٹھہرانا خواہ

i۔ یہ عقیدہ ہو کہ کسی مخلوق کو نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت ازخود حاصل ہے۔

ii یا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی خاص مقرب بندے کو نفع وضرر پہنچانے کی مستقل قدرت عطا فرمادی ہے اور وہ مقرب اپنے معتقد یا مخالف کو نفع یا ضرر پہنچا سکتا ہے اس طرح سے کہ ہر ہر نفع یا ضرر رسانی میں وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیّت کا محتاج نہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ روکنا چاہیں تو پھر اللہ ہی کی قدرت غالب ہوگی جیسے کوئی حاکم اعلیٰ اپنے نائبین کو خاص اختیارات اس طرح دے دیتا

ہے کہ اُن کے اجراء کے وقت حاکم اعلیٰ کی منظوری نہیں لی جاتی اگرچہ حاکم اعلیٰ روکنا چاہے تو پھر اسی کا حکم غالب رہے گا۔

اس عقیدے کے ساتھ اگر غیر اللہ کے نام کی قسم کھائی یا اُس کے نام کی نذر مانی تو یہ بھی کُفر یہ شرک ہے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ کی صفت معبودیّت میں شریک ٹھہرانا۔

معبود کہتے ہیں مستحقِ عبادت کو اور عبادت سے مُراد ہے کسی کو انتہائی قابلِ تعظیم سمجھتے ہُوئے اس کے سامنے انتہائی درجے کی عاجزی و تذلل اختیار کرنا۔ اس میں شریک ٹھہرانے کی صُورتیں یہ ہیں۔

i۔ کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرح کا انتہائی قابلِ تعظیم سمجھتے ہُوئے اس کے سامنے رکوع و سجود جیسے افعال کرنا جو کہ انتہائی تذلل و عاجزی کے افعال ہیں۔

ii۔ جس چیز کی عبادت کافروں میں رائج ہو اور اُس کی ذات میں فی الواقع تعظیم کا کوئی پہلو نہ ہو مثلاً بت، پیپل کا درخت، صلیب، سورج اور آگ وغیرہ جب کوئی مُسلمان اس کو سجدہ کرے تو یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اس کی عبادت کر رہا ہے۔ محض تعظیم نہیں کر رہا (کیونکہ اس کی ذات میں فی الواقع تعظیم کا کوئی بھی پہلو نہیں ہے) اور ہم انسان اس کے شرک و کُفر کا قول کرنے پر مجبور ہوں گے۔ البتہ اگر سجدہ کرنے والے کی قلبی تصدیق اور ایمان میں فی الواقع خلل واقع نہ ہُوا ہو اور اُس نے عبادت کے طور پر نہیں بلکہ محض دیکھا دیکھی یا اور کسی حماقت سے سجدہ کیا ہو تو وہ عنداللہ کافر و مُشرک نہ ہوگا بلکہ محض فسقیہ شرک کا مرتکب قرار پائے گا۔

iii اگر ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کا نام بھی لیا تو امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا شخص کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔

iv غیر اللہ کے تقرب کے لیے اگر غیر اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے تو یہ بھی کُفر ہے

شرک کا دوسرا درجہ: فسقیہ شرک

اس کی یہ صُورتیں ہیں:

ا۔ ان مغیبات کا علم کسی بھی مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ماننا جن کے بارے میں قرآن و حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا مثلاً یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اس بات کا علم دیا گیا تھا کہ قیامت کا دن کب ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی علم میں غیر کو شریک کرنا ہُوا جبکہ صحیح بخاری

کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسی بات کہنے والے کے بارے میں کہا کہ وہ تو بڑا بہتان باندھنے والا ہے۔

۲۔ کسی بندے میں تصرف و قدرت کو اللہ کی عطا سمجھے اور یہ بھی عقیدہ رکھے کہ اس بندے کا کوئی بھی نفع یا ضرر پہنچانا اللہ تعالیٰ کے خاص اس ضرر یا نفع پہنچانے کے ارادے اور مشیّت پر موقوف ہے۔

۳۔ رکوع و سجود وغیرہ افعال عبادت کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ مخلوق کی تعظیم کے لیے بھی ان کا ہونا ثابت ہے مثلاً قرآن پاک میں ہے کہ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کیا اور حضرت یُوسف علیہ السّلام کو اُن کے بھائیوں نے سجدہ کیا۔ لیکن ہماری شریعت میں تعظیم کے طور پر بھی کسی مخلوق کے سامنے سجدہ کرنے بلکہ رکوع کے بقدر جھک جانے کو بھی منع کیا گیا ہے۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں حیرہ کے شہر میں گیا تو مَیں نے وہاں کے لوگوں کو اپنے راجہ کو سجدہ کرتے ہُوتے دیکھا۔ مَیں نے دِل میں کہا کہ بلاشُبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیے جانے کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ مَیں نے آپ کے پاس آکر کہا کہ مَیں نے حیرہ میں لوگوں کو راجہ کو سجدہ کرتے ہُوئے دیکھا اور آپ تو اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا ذرا یہ تو بتاؤ کہ اگر تم میری قبر پر گذرو تو کیا اس کو بھی سجدہ کرو گے۔ مَیں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو (میرے ساتھ بھی) ایسا مت کرو۔

عبادت میں فسقیہ شرک کی صُورتیں یہ ہیں:

i۔ تعظیم کے لیے غیر اللہ کے سامنے رکوع کے بقدر جھک جانا یا سجدہ کرنا۔

ii۔ قبر اور تعزیہ کو سجدہ کرنا جبکہ صاحب قبر کے بارے میں کُفریہ شرک کا عقیدہ نہ ہو۔

iii۔ کسی کا یہ عقیدہ ہو کہ فلاں بزرگ کو مستقل قدرت تو حاصل نہیں، البتّہ قرب و قبولیّت کا درجہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ملا ہُوا ہے اور یہ بزرگ اپنے متوسلین اور متعلّقین کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں محض سفارش کرتے ہیں اور نفع و ضرر صرف اللہ تعالیٰ ہی پہنچاتے ہیں لیکن اُن کی سفارش کبھی رَد نہیں ہوتی اور اس سفارش کو حاصل کرنے کے لیے اس بزرگ کی تعظیم کے خیال سے اس کو یا اس کی قبر کو سجدہ کرتے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اس سے بَرتر سمجھتے ہیں۔

iv۔ کُفریہ شرک کا عقیدہ نہ ہوتے ہُوئے غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا اور نذر ماننا اور جانور اس کے نامزد کرنا۔